

فتنہ
۰۶/۰۵/۲۰۱۲

Fatwa talaq

kashif kamran <kashifktk53@gmail.com>
To: daruliftadarululoom@gmail.com

Darul Ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

31 March 2012 22:13

mehrban i furma kur iss fatwa ka jawab wapas iss e.mail pur send kur dain

masla.B01
14K

کیا فرماتے ہیں، مفتی صاحبان اور علماء کرام حضرات درج ذیل مسائل کے بارے میں۔
السلام علیکم!

- ۱۔ میری بھی جن کی شادی کو تقریباً ۳ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مورخہ ۲۰ دسمبر ۲۰۱۱ء کو ٹیلفون پر میرے دامانے حالت غصہ میں میری بھی کو کچھ باتیں کیں جن کا لب لباب یہ ہے۔
۔ آپ میری طرف سے آزاد ہو۔
۔ نہ میں آپ کو بیوی بناتا ہوں اور نہ ہی آپ میری بیوی ہیں۔ اور نہ ہی اس بات کا خیال دل میں رکھیں کہ میں آپ کو دوبارہ گا۔ اور نہ ہی آپ کی مجھے ضرورت ہے۔
علاوه ازیں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ آپس میں لڑائی کے دوران یہ بھی کہا ہے کہ میں آپ کو طلاق دے دوں گا، آزاد کر دوں گا۔
تو کیا ان باتوں سے طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں؟
۲۔ (الف) جہیز کا سامان زوجین میں سے کس کی ملکیت ہوتا ہے؟ (ب) اگر عورت کی ملکیت ہے تو کیا وہ سونا والدین کے پاس رکھو سکتی ہے (ج) خاوند اگر سونا بیوی کی اجازت کے بغیر پہنچا چاہے تو تیج سکتا ہے یا نہیں؟
نوٹ: واضح رہے کہ اب تک زوجین میں سے کسی نے بھی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے۔ مقدارِ سونا سات تولہ۔
۳۔ (الف) ان کی ایک بھی ہے جنکی عمر ۲ سال ہے اب یہ زوجین میں سے کس کے پورش میں ہوگی؟ اگر یہ بھی زوجہ کے پورش میں (ج) صورت میں اس بھی کا خرچ کس کے ذمے ہے؟ اور یہ بھی ماں کے پاس کتنا عرصہ رہے گی؟
۴۔ اسی طرح حاملہ ہونے کی صورت میں زوجہ کے خرچ کا کیا حکم ہے؟
(جواب منسلکہ ورق) (در ملا حظہ فرمائیں)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجواب حامدًا و مصلحتاً

اگر واقعہ آپ کے دامانے آپ کی بیشی کو سوال میں ذکر کردہ الفاظ
کہے ہیں تو ان الفاظ کی وجہ سے کہ ”آپ سیری طرف سے آزار ہو“ ایک طلاقی رجی
واقع ہو گئی ہے، اور بقیہ تمام الفاظ کنایات کے ہیں لہذا اگر ان الفاظ سے طلاق کی نیت
نہیں کی، تو ان الفاظ سے کوئی طلاق واقع نہ ہو گی، البتہ ان الفاظ کی وجہ سے ہمیں طلاقی
رجی میں شدت اگھی ہے اور وہ طلاق باش بن گھی ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ
شوہر اب رجوع نہیں کر سکتا، البتہ دونوں کی باہمی رضامندی سے نتھ مہر پر دوبارہ نکاح
ہو سکتا ہے اور آئندہ کیلئے وہ دو طلاقوں کا مالک رہے گا بشرطیکہ اس سے ہمیں کوئی
طلاق نہ رہی ہے، نتیجہ الفاظ کہ ”میں آپ کو طلاق دے دوں گا، آزار کر دوں گا“ ان الفاظ
سے کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے حکمی کے انفاظ ہیں۔

کما فی الشامیة: (۲۹۹، ۳)

وإذا قال لها كرمي سرتلك يقع به الرجعي من أن

أصله كنایة ما ذاك إلا لأنَّه غالب في عرف الغرس

استعماله في الطلاق من أى لغة كانت فقط.

وفي الدر المختار: (۲۸۲، ۳)

لست لك منزوج أول است لي بامرأة أو قالت له لست

لي بمنزوج فقال صدقتك طلاق إن زواه خلا فاعلما.

ولو أكدر بالقسم أو سئل أللئ إمرأة؟ فقال لا، لأن طلاق ألغاؤ.

دفی الشامیہ: (۲۸۳، ۳)

(قوله طلاق إن نواه) لأن الجملة تصلح لانشاء الطلاق كما تصلح لإنكاره فيتعين الأقل بالنية وفيم بالنية لأنها لا يقع بذوقها انفاماً يكررنه من الكنایات وأشار بقوله طلاق الى ان الواقع بمذه الکنایات رجی - الخ -

دفی الحعنیہ: (۳۲۵، ۱)

ولو قال لاحاجت لي فيك بنوى الطلاق فليس بطلاق.

دفی الشامیہ: (۲۷۹، ۳)

القاعدة من أنه إذا وصف الطلاق بضرب من الشدة

والزيارة يقع به الباقي كما سر في المعاشرة

⑤ (الف) ہمیز میں جو سامان اور زیورات لڑکی کو لڑکی والوں کی طرف سے دیے جاتے ہیں وہ تو لڑکی کی ملکیت ہیں، البتہ زیورات کے علاوہ جو تجھے مختلف لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کو مالک بنائیں دیے جاتے ہیں وہ بھی لڑکی کی ملکیت ہیں تاہم وہ زیورات جو لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کو دیے جائیں تو اس میں تفصیل ہے کہ اگر زیورات میرے بدلے دیے گئے ہوں یا الگ سے مالک بنائیں دیے گئے ہوں، محض استعمال کے لئے نہ دیے گئے ہوں تو ایسی صورت میں یہ زیورات بھی لڑکی کی ملکیت ہوں گے اور اگر صرف استعمال کے لئے دیے ہو تو اس صورت میں یہ زیورات لڑکی کی ملکیت نہ ہوں گے (ماخذہ التعریب: ۱۱۲، ۳۰)

..... مذکورہ بالتفصیل کے مطابق اگر زیورات زوج کی ملکیت ہوں تو وہ

راضی نہ ہو یا انتقال کر جکی، ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو تو پرورش کا حق داری کو حاصل ہے پھر
حالہ کو ہے پھر پھیجی کو ہے (ما خدہ الشوبیب: ۲۸/۱۳۲۲)

(ب) صورتِ مسئولہ میں اگر بچی کی ملکیت میں مال موجود ہے تو اس کی پرورش
کا خرچ اسی کے مال سے ادا کیا جائے گا، اور اگر بچی کی ملکیت میں مال موجود نہیں ہے تو
اس صورت میں اس کی پرورش کا خرچ باب کے ذمہ ہو گا۔

(ج) صورتِ مسئولہ میں بچی بالغ ہونے تک مال کے پاس رہے گی۔
کما فی الحندیۃ: (۵۴۲/۱)

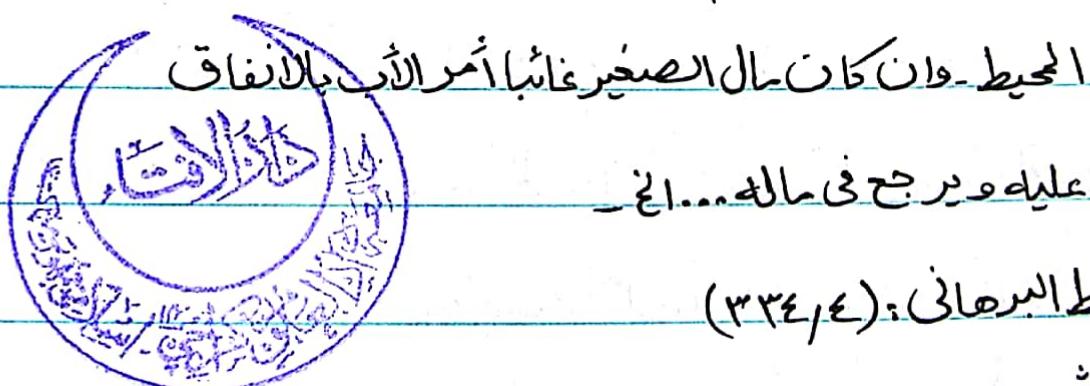
والام والجدة أحق بالغلام حتى يستخني وقدر بسبع سنين ...

والام والجدة أحق بالجارية حتى تخيض ... وبعد ما استغنى

الغلام وبلغت الجارية فالعصبة أولى بقدم الاقرب فالاقرب.

وفي الحندية: (۵۶۲/۱)

نفقة الصبي بعد الفطام اذا كان له مال في ماله مذكرة في



وفي الحجۃ البرهانی: (۳۳۴/۴)

ثم إرضاع الصبي اذا كانت توجد من ترضحه، انما يجحب

على الاب اذا لم يكن للصغير مال، أما اذا كان له مال

... فن يكون صونه الرضاع في مال الصغير، ولذا نفقة

الصبي بعد الفطام اذا كان له مال في ماله لا يجب على الاب ... انج -

والدين کے پاس رکھو سکتی ہے، اور اگر زوج کی ملکیت نہ ہوں بلکہ شوہر کی ملکیت ہوں تو شوہر کی اجازت کے بغیر والدین کے پاس رکھوانا درست نہیں۔

اگر سونا بیوی کی ملکیت ہے تو بیوی کی اجازت کے بغیر شوہر کو وہ سونا سمجھنا جائز نہیں۔

کما في المعدية: (٣٢٧/١)

جَمْزُ بْنَتِهِ وَزَقْ جَهَّامَ زَعْمَ أَنَّ الَّذِي دَفَعَهُ إِلَيْهَا مَالُهُ وَكَانَ

عَلَى وَجْهِ الْحَارِيَةِ عِنْدَهَا وَقَالَتْ هُوَ مَلْكِيُّ جَمْزُ تَسْبِيْهُ أَوْ قَالَ

الزَّوْجُ ذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ فَأَقْوَلُ قَوْلَهُمَا دُوْنَ الْأَبْ... وَقَالَ

فِي الْوَاقِدَاتِ إِنْ كَانَ الْعُرْفُ ظَاهِرًا بِمِثْلِهِ فِي الْجَهَادِ كَمَا في

دِيَارِنَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ الزَّوْجِ... إِنْ

وَفِي المعدية: (٩٢/٣)

وَمَنْ يَأْتِ مَالَكَ غَيْرَهُ بِغَيْرِ أَمْرِهِ فَالْمَالُكُ بِالْحِكْمَةِ إِنْ يَنْحَدِدُ

أَجَازَ الْبَيْعُ وَإِنْ شَاءَ فَسْخُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَنْحَدِدُ

(الف) بھی کے بالغ ہونے تک اس کی پرورش کا حق اصلًا مال کے زیر

ہے لیکن مال کوئی ایسا کام نہ کرے جس کی وجہ سے شرعاً اس کا حق پرورش

ختم ہو جائے۔ مثلاً مال بھی کے غیر ملزم سے شارکی کرے یا کوئی ایسا کام کرے جس

کی وجہ سے بھی کے حقوق ضائع ہونے کا اندر یا شرعاً مال کا حق نہ کرے جس

کی وجہ سے الشرکر سے باہر رہنے کا محوال بنالے تو ایسی صورت میں مال کا حق

پرورش ختم ہو جائے گا، اور نالی کو حق پرورش ملے گا، اگر نالی پرورش کے لئے

(جاری ہے...)

----- حاملہ کی عدت ولادت تک ہے، ولادت تک اس کا نفقہ اور رہائش کے لئے مکان شوہر کے زقد ہیں، بستر طیکہ وہ شوہر کے لئے گزر میں عدت گزار رہی ہو، یا شوہر کی اجازت سے کسی دوسری جگہ عدت گزار رہی ہو۔ اور اگر عورت بغیر کسی عذر کے شوہر کے لئے علاوہ میں عدت گزارے تو جب تک وہ واپس شوہر کے گھر نہ آ جائے تو اس وقت تک شوہر پر اس کا لفڑہ لازم نہ ہو گا مگر نچے کی ولادت کے مصارف شوہر کے زقد ہیں۔ نیز واضح رہے کہ ولادت کے بعد اگر نچے کی ملکیت میں مال موجود ہے تو نچے کی درودش کے اخراجات اسی کے مال سے ادا کیے جائیں گے، اور اگر نچے کی ملکیت میں مال موجود نہ ہو تو نچے کی درودش کے اخراجات والد کے زقد ہوں گے۔

کما فی القرآن الکریم: (سورة الطلاق: ٦)

”وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمَلْ فَانْفَقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَصْنَعْنَ حَذَّلَهُنَّ“

وفي أحكام القرآن للخصاص: (٦٩٢، ٣)

(وانْ كنَّ أُولَاتٍ حملْ فَانْفَقُوا عَلَيْهِنَّ) وحمر عموم في المتنوفي

عن عاذ وجها والمطلقة.... خطاب للأذواج (وانْ كنَّ ألطافٍ

حمل) خطاب بهم وقد زال عنهم الخطاب بالموت.... الخ۔

وفي الشامية: (٦٩٣، ٣)

(قوله ونحب لمطلقة الرجى والبائث) كان عليه ابدال

المطلقة بالمحتدة لأن النفقة تابعة للعدة... وتسقط

بالنشوز وتحود بالعود... الخ۔

(حاءك) - سـ ۱

وفي الدر المختار: (٥٧٩، ٣)

وفيه أجرة القابلة على من استأجرها من زوج و

زوجة ولو جاءت بلا استئجار قيل عليه قيل عليها - والله تعالى أعلم بالصواب.

سليم الورقى عن

ابو سليم الجرجسي
دار الافتخار حاصمه دار العلوم كراجي
بربيه المدائنيه سنه تسعين وعشرين ٩ جمادى الثانية ١٤٣٣
٦٢٩ / ١٤٣٣ م ٢٠١٤
٩ / ٦ / ١٤٣٣ م يكم سبع عشر

